سوال

(729) صدقہ اور ہدیہ میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز کی طرف سے حضرت الاخ المکرم (ف ۔ ن ۔ م) کے نام اللہ تعالی انہیں ہر نیک کام کرنے کی توفیق بخشے ۔ آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکتہ، وبعد: آپ کا خط موصول ہوا ۔ اللہ تعالی آپ کو ہدایت سے سرفراز فرمائے ۔ آپ نے اپنے خط میں یہ ذکر کرنے کے بعد کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرمالیتے تھے لیکن صدقہ قبول نہیں فرمایا کرتے تھے ۔ یہ سوال پوچھا ہے کہ صدقہ اور ہدیہ میں کیا فرق ہے؟ نیز اعانت اور ہبہ میں کیا فرق ہے؟ کیا صدقہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے لیے بھی حرام ہے؟ کیا آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل کے لیے بھی حرام ہے؟ آپ کے نسب شریف کے ثبوت کے لیے کیا طریقہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہدیہ اور صدقہ میں فرق یہ ہے کہ ہدیہ تو وہ تحفہ ہوتا ہے، جسے انسان محبت اور احترام کیوجہ سے پیش کرتا ہے جب کہ صدقہ وہ ہوتا ہے جسے انسان شفقت، احسان اور اللہ تعالی سے طلب ثواب کے لیے پیش کرتا ہے ۔ اس لیے نبی اکرم ﷺ کے لیے ہدیہ حلال اور صدقہ حرام قرار دیا گیا تھا ۔ آپ کے اہل بیت بھی اس مسئلہ میں آپ کے تابع ہیں اور آپ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل بھی آپ کے اہل بیت میں سے ہے ۔ اعانت اور ہبہ کا حکم صدقہ کا ہے ہدیہ کا نہیں، بشرطیکہ انسان کا اس سے ارادہ غم گساری وہمدری اور اللہ سبحانہ وتعالی سے حصول ثواب کا ہو اور اگر اس سے مقصود اس انسان سے اظہار محبت ہو، جس کی مدد کی جارہی اور جسے ہبہ کیا جارہا ہو یا اس سے بدلہ لینا مطلوب ہو تو یہ ہدیہ کے حکم میں ہوگا کیونکہ جسے ہبہ کیا جارہا ہو اس کے لیے مشروع یہ ہے کہ وہ ہدیہ دینے والے کو بدلہ میں ہدیہ دے اور اگر بدلہ نہ دے سکتا ہو تو پھر اس کے لیے دعا کرے، جب کہ صدقہ سے انسان کا مقصود اللہ تعالی سے حصول ثواب ہوتا ہے اس سے اس کا مقصود مالی بدلہ یا محبت وشفقت کا اظہار نہیں ہوتا ۔

جہاں تک نسب شریف کے ثبوت کے طریقے کا تعلق ہے، تو اسے کئی امور سے معلوم کیا جاسکتا ہے ۔ 1۔ ثقہ مؤرخین کی طرف سے نص کہ فلان خاندان یا آل فلان اہل بیت میں سے ہیں ۔ 2۔ اہل بیت میں سے ہونے کے مدعی کے ہاتھ میں بعض معتبر قاضیوں اور ثقہ علماء کی طرف سے شرعی دستاویز ہو کہ اسکا تعلق اہل بیت سے ہے ۔ 3۔ اس شخص کے شہر والے تواتر اور تسلسل کے ساتھ یہ جانتے ہوں کہ آل فلان اہل بیت میں سے ہیں ۔ 4۔ دو عادل شخصوں کی گواہی سے یہ ثابت ہو اور وہ اپنی شہادت کی دلیل قابل اعتماد اور ثقہ تاریخ سے یا قابل اعتبار دستاویزات سے قابل اعتبار آدمیوں سے پیش کریں، محض زبانی کلامی دعوئے کا اعتبار تو نہ اس مسئلہ میں کیا جاتا ہے اور نہ کسی اور مسئلہ میں ۔ اگر مدعی یہ جانتا ہو کہ وہ اپنے دلائل کی روشنی میں سچا ہے، تو اسے اپنے اعتقاد کے مطابق عمل کی وجہ سے زکوۃ قبول نہیں کرنی چاہیے ۔ اس کے دعوی کو جاننے والوں کو چاہیے کہ وہ اسے زکوۃ نہ دیں کیونکہ اپنے اعتراف واقرار کے مطابق وہ زکوۃ کے مستحق لوگوں میں سے نہیں ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص551

محدث فتویٰ